بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — ٹیلیگرام جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — خطبہ نمبر ۲۶

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ — ۱۰ وفا ۱۳۴۲ ہش ۱۸ صفر ۱۳۸۳ھ ۱۰ جولائی ۱۹۶۳ء — نمبر ۱۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ جولائی بوقت ½ ۷ بجے صبح

کل شام کے قریب حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس زندگی کا مزا اسی دن آسکتا ہے جب تمام لذت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو

جو لوگ دنیا سے ایسا دل لگاتے ہیں کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں وہ اس دنیا سے نامراد جاتے ہیں

"جب خدا تم کو پہچان لوگے تو پھر نماز ہی نماز میں رہو گے۔ دیکھو یہ بات انسان کی فطرت میں ہے کہ خواہ کوئی ادنیٰ سی بات ہو جب اس کو پسند آجاتی ہے تو پھر دل خواہ نخواہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اسی طرح پر جب انسان اللہ تعالیٰ کو شناخت کر لیتا ہے اور اس کے حسن و احسان کو پسند کرتا ہے تو دل بے اختیار ہو کر اسی کی طرف دوڑتا ہے اور بے ذوق سے ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اصل نماز وہی ہے جس میں خدا تم کو دیکھتا ہے۔ اس زندگی کا مزا اسی دن آسکتا ہے جبکہ سب ذوق اور شوق سے بڑھ کر جو خوشی کے سامانوں میں مل سکتا ہے تمام لذت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو۔ یاد رکھو کوئی آدمی کسی موت و حیات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا، خواہ رات کو موت آجاوے یا دن کو۔ جو لوگ دنیا سے ایسا دل لگاتے ہیں کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں وہ اس دنیا سے نامراد جاتے ہیں وہاں ان کے لئے خزانہ نہیں ہے جس سے وہ لذت اور خوشی حاصل کر سکیں۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

لاہور ۷ جولائی۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہوتی رہی ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت پیشاب کی سوزش نیز بے چینی گھبراہٹ اور ضعف کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ سوزش کی تکلیف میں کسی قدر افاقہ ہے لیکن باقی عوارض بدستور ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے گھوڑا گلی تشریف لے جانے کا مشورہ دیا ہے جو راولپنڈی سے مری جاتے ہوئے راستہ میں آتا ہے اور قریباً پانچ ہزار فٹ بلند ہے اور آب و ہوا معتدل ہے۔ — احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا دورۂ مشرق بعید

اور احباب جماعت سے درخواست دعا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر انشاء اللہ تعالیٰ ۱۱ جولائی کو مشرق بعید کے دورہ کے لئے ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں اور ۱۳ جولائی کو آپ کراچی سے روانہ ہوں گے۔ آپ اس سفر کے دوران تھائی لینڈ ہانگ کانگ، سنگاپور ملایا، انڈونیشیا اور سیلون تشریف لے جائیں گے اور جہاں جہاں جماعتیں اور مشن قائم ہیں ان کا معائنہ فرمائیں گے اور جہاں ابھی تک مشن قائم نہیں ہوئے وہاں پر نئے مشنوں کے قیام کا جائزہ لیں گے۔ مکرم کمال یوسف صاحب بھی آپ کے ہمراہ بطور سیکرٹری جا رہے ہیں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو کمر درد کی مستقل تکلیف ہے اور لمبا سفر اس تکلیف میں زیادتی کا باعث ہو جاتا ہے۔ اس کے باوجود جماعتی مفاد کے پیش نظر آپ نے اتنے لمبے دورہ کا بار اٹھانے کا ارادہ کیا ہے جس میں آپ نے سابقہ انتظامات کو بہتر بنانے کا پروگرام بنایا ہے اور وہ اقوام جہاں ابھی تک دعوت اسلام نہیں پہنچی ان کا جائزہ لینا ہے اور یہ کام کچھ سہل نہیں۔

اس لئے میں احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس دورہ کو برکتوں سے بھر دے اور اس کی تمام صعوبتوں کو اپنے رحم سے دور فرمائے اور ایسے نتیجے کرنے کی توفیق بخشے جس سے اسلام کا بول بالا ہو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند ہو اور خدا تعالیٰ کی حکومت اس دنیا پر قائم ہو جائے (رحمن محمد خان نائب وکیل التبشیر)

بجلی کی رَو بند رہی

ربوہ ۹ جولائی (۹ بجے صبح) شدید گرمی کے باوجود یہاں بجلی کی رو دن اور رات میں کئی کئی گھنٹے بند ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے شہریوں کو شدید دقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ کل بھی بارہ بجے دوپہر جبکہ گرمی اپنے پورے عروج پر تھی بجلی کی رو بند ہو گئی اور ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک بند رہی۔ اسی طرح آج صبح بھی مختصر سے وقفہ کے لئے دو دفعہ بجلی کی رو بند ہو چکی ہے۔

— درخواست دعا —

خاکسار کے والد محترم ضلع منٹگمری میں کار بنکل سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے انکی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک صلاح الدین قادیان

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ...

خطبہ جمعہ

روحانیت کے حصول کے لئے دین کے ظاہری اور باطنی دونوں پہلوؤں کو مدِنظر رکھنا ضروری ہے

ان دونوں پہلوؤں کو ملحوظ رکھنے سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رؤیت حاصل ہوتی ہے

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ ظاہر اور باطن دونوں کو درست کرنے کی کوشش کرے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ر فروری سنہ ۴۹ء بمقام ہری کاٹیج اصغر مال روڈ راولپنڈی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مغز ہی

اصل چیز

چھوا کرتا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ کسی چھلکے کے بغیر کوئی مغز تیار نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مغز بغیر چھلکے کے تیار ہو سکتا ہے وہ غلطی پر ہیں مغز کا قیام چھلکے کے ساتھ وابستہ ہے۔ میں ایک دفعہ سندھ گیا۔ وہاں ایک عزیز کے ہاں میری دعوت تھی۔ ایک ہندو بھی وہاں تھا اس سے میں نے پوچھا تم ہندوستان کیوں نہیں گئے۔ اس نے کہا یہاں امن ہے۔ جو لوگ یہاں سے چلے گئے ہیں انہوں نے غلطی کی ہے مسلمانوں سے میرے اچھے تعلقات ہیں اور مجھے یہاں کسی قسم کا خطرہ نہیں مجلس میں سے کسی نے کہا کہ یہ دوست

اسلام کی تحقیق

کر رہے ہیں اور ایک حد تک اسلام کی طرف مائل ہیں۔ اس پر میں نے اس ہندو سے کہا جب آپ اسلام کی تحقیقات کر رہے ہیں اور ایک حد تک آپ نے اس کی صداقت کو معلوم کرنے کی کوشش کی ہے تو آپ آگے قدم کیوں نہیں بڑھاتے۔ اگر آپ اسلام کی صداقت کے قائل ہیں تو پھر آپ اسے مانتے کیوں نہیں۔ اس ہندو نے کہا مجھے میرے گرو نے سکھایا ہے کہ دین دل کے ساتھ تعلق رکھنے والی چیز ہے جب کسی چیز سے دل کا تعلق ہو جاتا ہے تو یہ امر انسان کے لئے کافی ہے۔ میرا گرو بھی خدا کی ہی باتیں سناتا ہے۔ پس جب میں نے اسلام کے ساتھ دل سے تعلق پیدا کر لیا اور مجھے اس سے محبت بھی ہے تو یہ کافی ہے۔ ظاہری طور پر اسلام میں داخل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے اس سے کہا کیا آپ کی شادی ہو چکی ہے اس نے جواب دیا ہاں میری شادی ہو چکی ہے۔ میں نے کہا کیا تمہارے بچے بھی ہیں

اس نے جواب دیا ہاں میرے بچے بھی ہیں۔ میں نے کہا کیا تم نے کبھی اپنے بیوی اور بچوں سے پیار بھی کیا ہے اس پر وہ کہنے لگا اپنے بیوی بچوں سے تو لوگ پیار کیا ہی کرتے ہیں۔ میں نے کہا کیا تمہارے دل میں ان کے لئے محبت ہے اس نے کہا ہاں میرے دل میں ان کے لئے محبت ہے۔ میں نے کہا اگر تمہارے دل میں تمہارے بیوی بچوں کی محبت ہے اور تم یہ کہتے ہو کہ دل میں کسی چیز کی محبت کا ہونا کافی ہے تو پھر تم اپنے

بیوی بچوں سے پیار

کیوں کرتے ہو۔ دل کی محبت کو ہی کافی کیوں نہیں سمجھتے۔ اور اگر تم اپنی بیوی بچوں کے لئے اپنے دل کی محبت کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ ظاہر میں بھی ان سے پیار کرنا چاہتے ہو تو پھر خدا تعالیٰ کے لئے یہ بات کیسے کہتے ہو کہ اس سے دل میں تعلق ہے۔ اس لئے ظاہری عبادت کی ضرورت نہیں۔ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔ بہرحال ظاہر بھی ایک حقیقت رکھتا ہے۔ جیسا کہ باطن حقیقت رکھتا ہے۔ اگر ہم نے مغز پر زور دیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ظاہر کی کوئی حقیقت نہیں۔ مغز اپنی جگہ پر قیمت رکھتا ہے اور ظاہر اپنی جگہ پر قیمت رکھتا ہے۔ اسلام نے جو احکام دیئے ہیں یا جو باتیں عقلی طور پر ان کے نتیجہ میں سمجھی جاتی ہیں۔ وہ ساری کی ساری ایسی ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ورنہ صحیح نتائج پیدا نہیں ہو سکتے مثلاً جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صفیں سیدھی کرلو ورنہ دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اب دیکھو صفوں کے سیدھا ہونے کا دلوں کے ٹیڑھا ہو جانے کے ساتھ کوئی ظاہر

تعلق نہیں لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

صفیں سیدھی کرو

ورنہ دلوں کے ٹیڑھا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اور آپ اس پر عمل بھی کرواتے تھے۔ اسی طرح باقی احکام ہیں۔ اگر ہم انہیں رسم کہہ کر چھوڑتے چلے جائیں تو یہ بات ہمیں اسلام سے بہت دور لے جائے گی۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت تھی کہ آپ قبلہ رخ ہو کر اذان دینا سکھاتے تھے اور اسی پر عمل کرواتے تھے اب لاؤڈ سپیکر کے نکل آنے کی وجہ سے ایک غلط طریق نظر آتا ہے کہ جدھر چاہا مونہہ کر کے اذان دیدی اور کبھی اذان ہی دیتی ہے جدھر چاہا مونہہ کر کے دیدی۔ یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے۔

امّ طاہرؓ

جب بیمار تھیں اور ہسپتال میں ان کا اپریشن ہوا تھا تو چونکہ اپریشن کے بعد زخموں میں یا دوائیوں سے بُو آنے کا ڈر ہوتا ہے اس لئے ڈاکٹر عام طور پر او۔ڈی کلون ایسے بیماروں کے گرد یا چہرہ یا بستر پر چھڑکتے رہتے ہیں ان کو بھی ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ آپ او۔ڈی کلون منگوا کر پاس رکھیں اور وقتاً فوقتاً چھڑکتے رہیں۔ جنگ کی وجہ سے چیزیں بازار سے نہیں ملتی تھیں اس لئے جو آدمی بازار گئے وہ او۔ڈی کلون نہ لا سکے اس لئے میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو ساتھ لیکر او۔ڈی کلون کی تلاش میں نکلا۔ مجھے یاد ہے ہم ایک بڑی ڈاکٹری ادویہ کی دکان پر گئے۔ اسکے مالک سے جو سکھ تھا ہم نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے

پاس او۔ڈی کلون ہے۔ اس نے کہا ہاں میرے پاس او۔ڈی کلون ہے اور ایک بوتل لا کر ہمیں دکھائی۔ میں نے وہ بوتل دیکھی اور کہا کیا یہ اصلی چیز ہے۔ اس بوتل پر لیبل تو تمہارا اپنا لگا ہوا ہے اس نے کہا آپ کو تو او۔ڈی کلون چاہیئے خواہ اس پر لیبل کوئی لگا ہو۔ میں نے وہ بوتل کھولی تو اس میں وہ خوشبو نہیں تھی جو او۔ڈی کلون میں ہوا کرتی ہے۔ او۔ڈی کلون کا بڑا جزو سنگترے کا تیل ہوتا ہے۔ میں نے اس دکاندار سے کہا اس بوتل سے مصنوعی مشک کی خوشبو آتی ہے او۔ڈی کلون کی خوشبو نہیں آتی۔ اس پر وہ کہنے لگا بُو ہی چاہیئے کوئی ہو (وہ لوگ خوشبو کو بھی بُو کہتے ہیں) یہی حال ان لوگوں کا ہے جو احکام شریعت کو یہ کہہ کر پس پشت ڈال دیتے ہیں کہ حکم پر عمل کرنا ہے خواہ کسی طرح ہو۔ بہرحال اذان دینے کا وہ طریق درست نہیں جو اس وقت اختیار کیا گیا ہے۔ پھر

خطبہ کا یہ طریق

ہوتا ہے کہ مخاطب امام کی طرف رخ کر کے بیٹھے ہوں اور اس کی طرف متوجہ ہوں لیکن آج پہلے قبلہ رخ کر کے صفیں بنوا دی گئیں اور پھر امام کو یہاں سٹیج پر لا کر کھڑا کر دیا گیا۔ امام یہاں سٹیج پر کھڑا ہے اور مخاطب دوسری طرف مونہہ کئے صفیں باندھے بیٹھے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے انہیں خطبہ کی طرف کوئی رغبت ہی نہیں۔ اس لئے وہ دوسری طرف متوجہ ہوں۔ اگر صفوں کے سیدھا نہ ہونے کی وجہ سے دل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں تو آج جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے یعنی امام یہاں سٹیج پر کھڑا ہے اور مخاطب دوسری طرف متوجہ ہیں۔ اس لئے بھی دل ٹیڑھے ہونے کا خطرہ ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اگر لوگوں کی قبلہ رخ کر کے صفیں بنوا دی گئی تھیں تو امام کو بھی وہاں کھڑا کیا جاتا۔ لیکن اگر امام کو خطبہ کے لئے اسٹیج پر کھڑا کیا تھا تو پھر مخاطبین کو بھی اس طرف مونہہ کر کے بیٹھنا چاہیئے تھا اور اسی طرف متوجہ ہونا چاہیئے تھا۔ جب امام خطبہ پڑھ کر بیٹھے

پڑھا جاتا تو صفیں سیدھی کرلی جاتیں۔ اول تو لاؤڈ سپیکر کی کیا ضرورت تھی۔ بھلا یہ کونسا بڑا مجمع ہے۔ ہم نے تو کئی کئی ہزار کے مجمع میں تقریریں کی ہیں۔ پس لاؤڈ سپیکر کے بغیر خطبہ ہوسکتا تھا۔ اگر لاؤڈ سپیکر ہی لگانا تھا۔ تو پھر جب امام نماز پڑھانے کے لئے جاتا تو لوگ کھڑے ہوجاتے۔ اور صفیں سیدھی کرلیتے

بہرحال ظاہر اور باطن دونوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ نہ صرف ظاہر کفایت کرسکتا ہے۔ اور نہ صرف باطن سے کام چل سکتا ہے۔ بلکہ بیک وقت دونوں کی اصلاح ضروری ہوتی ہے جس طرح صرف ظاہری نماز روزہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسی طرح صرف باطنی نماز اور روزہ کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے پاس ایک بڈھا دوائی لینے آیا کرتا تھا۔ اور وہ متواتر چھ سات ماہ تک آتا رہا۔ میں اور میر محمد اسحاق صاحب ان دنوں حضرت خلیفہ اول سے پڑھا کرتے تھے۔ ہمارے لئے یہ عجیب بات تھی کہ وہ ہمیشہ ہی دوائی لینے آجاتا ہے ایک دن ہم نے اس سے پوچھا کہ تم روز یہاں آتے ہو۔ اگر تمہارا علاج ٹھیک نہیں ہورہا۔ تو پھر یہ علاج چھوڑ دو۔ اور کسی اور طبیب سے علاج کراؤ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض ان دنوں عموماً زکام کے مریضوں کے لئے نسخہ جات میں شربت بنفشہ لکھا کرتے تھے۔ اس بڈھے نے کہا چونکہ مجھے یہاں شربت پینے کو مل جاتا ہے۔ اس لئے میں روز دوائی لینے آجاتا ہوں

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

نے اسے کئی دفعہ نماز پڑھنے کی نصیحت کی۔ وہ کہا کرتا تھا آپ کی نماز بھی کوئی نماز ہے۔ مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ اور پھر سلام پھیر کر باہر آگئے۔ جس چیز سے عشق ہو بھلا وہاں سے کوئی باہر بھی آیا کرتا ہے۔ ہم نے تو جس دن سے اپنے پیر کی مریدی کی ہے۔ ہم نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور اس دن سے نماز توڑی ہی نہیں۔ اور جب ہم نے نماز توڑی ہی نہیں۔ تو پھر نئی نماز شروع کرنے کا سوال ہی کس طرح پیدا ہوسکتا ہے۔

غرض یاد رکھو کہ صرف باطن کوئی چیز نہیں جب تک ظاہر نہ ہو۔

صحیح روحانی کیفیت

پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس کے نتیجہ میں کبھی ذہنیت پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی انسان ریا کی طرف چلا جاتا ہے۔ جو لوگ قشر کی طرف چلے جاتے ہیں ان میں صرف ریا ہی پایا جاتا ہے۔ مثلاً نماز پڑھنا کتنی اچھی بات ہے۔ لیکن ہزاروں نمازی ایسے ہیں جن کے متعلق خداتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون الذین ھم یراءون۔

ہلاکت ہے ایسے نمازیوں پر جو اپنی نماز سے غافل ہیں اور صرف ریا کے طور پر نمازیں پڑھتے ہیں۔ نماز سے درحقیقت انہیں کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وہ لوگ اگرچہ نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ یہ کیوں اس لئے کہ وہ صرف دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ ظاہر میں وہ قیام کرتے ہیں۔ ظاہر میں وہ قعود کرتے ہیں۔ لیکن یہ ساری کی ساری باتیں دکھاوے کے لئے کرتے ہیں۔ پھر بعض سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کہہ دیتے ہیں ہم باطن میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ باطن تو کسی نے دیکھا نہیں اور اس طرح وہ دوسروں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مومن کو

ظاہر اور باطن

دونوں کے درست کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کوئی نماز نماز نہیں۔ جب تک اس کے ساتھ دل شامل نہ ہو اور کوئی نماز نماز نہیں جب تک اس کے ساتھ جسم شامل نہ ہو۔ دل کے ساتھ اگر ذکر الٰہی کرلو اور ظاہری طور پر نماز نہ پڑھو تو کچھ بھی نہیں۔ اسی طرح اگر ظاہری طور پر نماز پڑھی جائے لیکن دل شامل نہ ہو تو بھی کچھ فائدہ نہیں دیتی۔

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب

کی ایک صاحبزادی تھیں۔ ان کے بھائی سید عبدالغنی شاہ صاحب انہیں ہر جمعہ ملنے جایا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے اپنے بھائی سے کہا۔ میں نے دیکھا نماز میں جتنا لطف آتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ لطف ذکر الٰہی میں آتا ہے۔ اس لئے میں ذکر الٰہی لمبا کرتی ہوں۔ سید عبدالغنی شاہ صاحب نے جواب دیا۔ یہ طریق اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ اس سے کوئی نقصان نہ پہونچ جائے۔ جو ظاہر شریعت نے بتایا ہے۔ وہی ضروری ہے ہوتے ہوتے انہوں نے ایک دن کہہ دیا۔ کہ میں نے سنتیں پڑھنی بھی چھوڑ دی ہیں۔ کیونکہ ذکر الٰہی میں زیادہ لطف آتا ہے۔ اور میں وہ وقت بھی ذکر الٰہی میں خرچ کرتی ہوں۔ ان کے بھائی نے کہا۔ تم کسی دن فرض پڑھنا بھی چھوڑ دوگی۔ آخر ایک دن جب وہ اپنی بہن کو ملنے گئے تو اس نے کہا فرض نمازوں میں بھی وہ مزا نہیں آتا جو ذکر الٰہی میں آتا ہے۔ انہوں نے کہا دیکھو یہی ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ شیطان ہے جو تمہیں خدا تعالیٰ کے رستہ سے ہٹانا چاہتا ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ تم لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد کیا کرو۔ انہوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد کرنا شروع کردیا۔ ایک دن جب ان کے بھائی انہیں ملنے گئے۔ تو انہوں نے کہا آپ نے مجھے بہت اچھا نسخہ بتایا تھا۔ میں نے

کشف میں دیکھا ہے

کہ ایک بندر بیٹھا ہے۔ جس کے متعلق میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ شیطان ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے تو تم سے ساری نمازیں چھڑا دینی تھیں۔ لیکن تمہارا بھائی بہت چالاک ہے۔ اس نے تمہیں میرے قبضہ سے چھڑا لیا۔ اب بظاہر تو اس نے یہ بتایا کہ ذکر الٰہی ہی اصل چیز ہے۔ کھڑا ہونا بھی تو عبادت ہے۔ اور جب عبادت اصل چیز ہے۔ اور وہ لیٹے بیٹھے کر بھی کی جاسکتی ہے تو پھر قیام۔ رکوع۔ سجود اور قعود کی کیا ضرورت ہے مگر اس طرح زنگ لگتے لگتے انسان کہیں کا کہیں چلا جاتا ہے۔

پس اپنے اندر

عزم پیدا کرو

اور ظاہر کو بھی قائم کرو۔ میں نے دیکھا ہے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باطن پر زیادہ زور دیا ہے۔ اس لئے ہماری جماعت پر ظاہر پر عمل کرنے کی عادت کم ہوتی جارہی ہے۔ میں دیکھتا ہوں صحابہ جتنے روزے رکھتے تھے اتنے ہماری جماعت نہیں رکھتی۔ صحابہ جتنی نمازیں پڑھتے تھے وہ ہماری جماعت میں نہیں پائی جاتیں۔ ہمارے نوجوانوں میں تہجد اور نوافل پڑھنے کی عادت بہت ہی کم پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایسے نوجوان پائے جاتے تھے جو تہجد اور نوافل باقاعدہ پڑھتے تھے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ آجکل لوگ عموماً یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اصل چیز تو دل کی محبت ہے۔ باقی سب چیزیں ظاہری ہیں جن کی خاص ضرورت نہیں

روحانیت کی مثال

دودھ کی سی ہے۔ کیا دودھ بغیر پیالے کے رہ سکتا ہے۔ پیالہ ہوگا تو دودھ باقی رہے گا اسی طرح بے شک باطن ہی اصل چیز ہے لیکن وہ ظاہر کے بغیر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ہمیں سوچنا چاہیئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کا باطن خداتعالیٰ کی محبت سے معمور تھا۔ کیا انہوں نے نمازوں میں کمی کردی تھی۔ آپ کی نمازوں کے متعلق تو آتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا۔ کہ نماز پڑھتے پڑھتے ان کے پاؤں سوج جاتے ہیں تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اتنی لمبی نمازیں کیوں پڑھتے ہیں کیا خداتعالیٰ نے آپ سے وعدہ نہیں کیا۔ کہ اس نے آپ کے سب گناہ معاف کردیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا افلا اکون عبدا شکورا۔ عائشہ اگر خداتعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان کیا ہے۔ تو کیا میرا فرض نہیں کہ میں اس کا اور زیادہ شکریہ ادا کروں۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اپنے عظیم الشان مرتبہ کے پھر بھی نماز پڑھتے ہیں فرض پڑھتے ہیں۔ سنتیں پڑھتے ہیں۔

اور ساتھ ہی نوافل اور ذکر الٰہی سب جاری رکھتے ہیں۔ تو ہمارا یہ خیال کرلینا کہ ہم ان کے بغیر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلیں گے۔ کس طرح صحیح ہوسکتا ہے۔ جو چیزیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے ضروری ہیں۔ وہ چیزیں ان سے کہیں زیادہ ہمارے لئے ضروری ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دل روحانیت سے معمور تھا۔ خداتعالیٰ کی طرف سے آپ کو بلند مرتبہ حاصل تھا۔ اگر آپ کو باوجود ان باتوں کے ظاہری عبادتوں کی ضرورت تھی۔ تو ہمارے لئے تو ان کی بہت زیادہ ضرورت ہے ہاں یہ بھی

یاد رکھنا چاہیئے

کہ ہم صرف چھلکے کو ہی کافی نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی کام کو صرف ظاہری طور پر کرلینا اور باطن کا خیال نہ رکھنا بے فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً نماز ہے نماز صرف ظاہری طور پر پڑھ لینا کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ دل بھی اس میں شامل ہو۔ صرف سر اٹھانا اور گرا لینا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔

پس یہ ضروری ہے کہ جہاں تم ظاہر کی اصلاح کی کوشش کرو وہاں باطن کے لئے بھی کوشش کرو۔ جب تم ظاہر اور باطن دونوں کو ملاؤگے۔ تو پھر وہ چیز پیدا ہوگی۔ جس سے تم محسوس کرنے لگو گے کہ تمہارے اندر کوئی نئی چیز پیدا ہوگئی ہے۔ دنیا میں معمولی سے معمولی تغیر پیدا ہوتا ہے تو ہمیں محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً جگر بڑھ جاتا ہے یا تلی بڑھ جاتی ہے۔ تو انسان کہنے لگتا ہے کہ مجھے بوجھ سا معلوم ہوتا ہے انسان بیٹھتا ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ اسے بیٹھنے میں کوئی روک محسوس ہوتی ہے۔ مثانہ میں پتھری پیدا ہوجاتی ہے تو پیشاب کرتے ہوئے انسان محسوس کرتا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں جب پیدا ہوکر انسان کے اندر ایک احساس پیدا کردیتی ہیں تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ انسان کا خداتعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ اور پھر اس کا احساس پیدا نہ ہو۔ جب بھی کوئی چیز انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اس کا احساس بدل جاتا ہے۔ اسی طرح جب اس کے اندر

اللہ تعالیٰ کی محبت

پیدا ہوجاتی ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کے اندر کوئی نئی چیز پیدا ہوگئی ہے۔ اس کا خداتعالیٰ پر یقین بڑھتا چلا جاتا ہے جب وہ اس کے آثار دیکھتا ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ یہ ایک نئی برکت والی چیز ہے۔ عذاب والی نہیں اور یہ تبھی ہوسکتا ہے۔ جب ظاہر اور باطن دونوں ایک ہوں۔ روحانیت بھی ایک بچہ ہے جس طرح بچہ کے لئے روح اور جسم دونوں چیزوں کی ضرورت ہے۔ جب یہ دونوں چیزیں آپس میں ملتی ہیں۔ تو اس سے روئیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ عرفان پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوتا ہے۔ اور ان دونوں چیزوں سے ہی ایمان کامل ہوتا ہے۔ اور ہماری جماعت کو ان دونوں کے پیدا کرنے اور ان کو زیادہ سے زیادہ مکمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

۲۴ افراد کا قبول اسلام ٭ تبلیغی اجلاس
٭ ملاقاتیں اور لٹریچر کی تقسیم

(مکرم قریشی مقبول احمد صاحب انچارج احمدیہ مشن آئیوری کوسٹ)

تبلیغی اجلاس

عرصہ زیر رپورٹ میں سوائے رمضان المبارک کے مہینہ کے باقاعدہ ہفتہ واری تبلیغی اجلاس منعقد کئے جاتے رہے۔ احمدی احباب اپنے ساتھ زیرِ تبلیغ دوستوں کو بھی لاتے رہے۔ ان جلسوں میں مختلف اہم مسائل پر روشنی ڈالی گئی خصوصاً اس امر پر کہ اس وقت صرف اسلام ہی زندہ مذہب کہلا سکتا ہے جس کے سچے پیروؤں سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے ان کی دعائیں خارقِ عادت طور پر قبول کرتا ہے اور اس کی مثالیں جماعتِ احمدیہ میں بکثرت موجود ہیں۔

انفرادی تبلیغ

آبی جان کے مختلف علاقوں میں مختلف دوستوں کے پاس جا کر انفرادی طور پر باقاعدہ تبلیغ کی جاتی رہی۔ ان زیرِ تبلیغ دوستوں میں باماکو دارالخلافہ مالی کی ایک مسجد کے امام بھی ہیں جن کو صحیح اسلام کی تعلیم سے واقف کیا گیا اور بتلایا گیا کہ قرآن مجید کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور یہ کہ آپ وہ خود نہیں بلکہ آپ کی صفات سے متصف ایک اور شخص کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اور تمام وہ علامات جو قرآن مجید اور احادیث میں موعود مسیح کے لئے مذکور ہیں پوری ہو چکی ہیں موصوف ہمارے دلائل سے خاص طور پر متاثر ہوئے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب عربی برائے مطالعہ دی گئیں جنہیں انہوں نے خوشی سے قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا فرمایا اور کہا کہ وہ ضرور ان کا مطالعہ کریں گے۔ اس انفرادی تبلیغ میں احباب کو مناسب لٹریچر عربی۔ انگلش یا فرنچ مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا۔

زائرین

متعدد احباب دینی معلومات حاصل کرنے کے لئے مشن ہاؤس میں آتے رہے جنہیں مناسب رنگ میں تبلیغ کی جاتی رہی اور جماعتِ احمدیہ کی مساعی سے جو اسلام کا نام بلند کرنے کیلئے اکنافِ عالم میں کی جا رہی ہیں مطلع کیا گیا۔ زائرین احباب مختلف قومیتوں پر مشتمل ہیں جن میں داہومی۔ ٹوگولینڈ۔ گیمبیا۔ مالی۔ سینیگال کے باشندے شامل ہیں۔ ان میں سے ایک سینیگال کے نوجوان دوست مسٹر عبداللہ الکنتی ہیں۔ جو کہ موریتانیا میں دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور عربی زبان اچھی طرح بول سکتے ہیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کا مطالعہ بھی کیا اور سوالوں کے جوابات بھی حاصل کرتے رہے بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کا دل سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھول دیا اور وہ بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

اسی طرح زائرین میں تین پادری صاحبان بھی ہیں ان میں سے ایک مصر میں بھی دو سال رہے ہیں۔ آبی جان والے پادری صاحب نے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کی اس سے متاثر ہو کر ملاقات کرنے آئے۔ ان کے سوالات رفع عیسیٰ علیہ السلام۔ احیاءِ موتیٰ۔ خلقِ قرآن۔ وغیرہ پر مشتمل تھے جنہیں عموماً وہ غیر احمدی مسلمانوں پر عیسائیت کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اس وقت دل گواہی دے رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ علم کلام ہی فی زمانہ اسلام کا صحیح طور پر دفاع کر سکتا ہے۔ نہ صرف دفاع بلکہ اسلام کی فوقیت تمام مذاہب پر ثابت کر سکتا ہے۔ پادری موصوف نے جوابات سن کر کہا کہ آپ کے عقائد دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہیں۔ وہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر مانتے ہیں ان کے معجزات کے لفظی طور پر قائل ہیں وغیرہ۔

زائرین کو مناسب لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا۔

مقامی و بعض بیرونی مدارس میں تقاریر

عرصہ زیرِ رپورٹ میں جہاں مقامی کالج میں مسلم طلبہ کو دینی معلومات بہم پہنچانے اور ابتدائی عربی پڑھانے کا موقع ملتا رہا۔ وہاں یہاں سے ۵۰ کیلومیٹر دور دالوشہر میں واقع مدرسہ میں اور دبنجرول جو تقریباً ۲۰ کیلومیٹر ہے اور کسی وقت یہاں کا دارالخلافہ رہ چکا ہے کے تین مدارس میں بھی مسلم طلبہ کو خطاب کرنے ان کے سوالات کے جوابات دینے اور پھر ان میں تنظیم پیدا کرنے کا موقعہ ملتا رہا اسی طرح مدارس کے ڈائریکٹرز اور بعض دوسرے سرکردہ احباب سے ملاقات کر کے لٹریچر بھی دیا گیا اور واقفیت بھی پیدا کی گئی۔ بعد میں ان مدارس کے طلبہ بھی مشن ہاؤس بعض اوقات آتے رہے اور مزید معلومات حاصل کرتے رہے ٭

تعلیم

بعض احمدی دوست روزانہ نماز عشاء کے بعد یسرنا القرآن اور قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کے لئے باقاعدہ آتے رہے اور اس طرح قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں جلد سے جلد نہ صرف پڑھ سکنے بلکہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس کے معارف کے حصول کی توفیق بخشے۔

پریس

رمضان المبارک کے اختتام پر عید الفطر کی ادائیگی کی جہاں دیگر مساجد کی رپورٹ شائع ہوئی وہاں ہماری عید الفطر کی رپورٹ اور خطبہ کا خلاصہ بھی شائع کیا گیا۔ اور اس طرح پریس کے ذریعہ ملک میں علمی طبقہ کے افراد کو عید الفطر کی غرض سے مطلع کرنے کی توفیق ملی۔

رمضان المبارک

عرصہ زیرِ رپورٹ کے پہلے مہینہ فروری ۶۳ء میں ۲۶ فروری تک رمضان المبارک کے مہینہ کے دوران نماز عشاء کے بعد تراویح پڑھائی جاتی رہیں اور بعد میں مختصر درس حدیث کا بھی اہتمام کیا گیا۔

ملک مالی میں تبلیغ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مشن کے ماتحت مالی ملک میں بھی تبلیغ کی جاتی رہی اور عرصہ زیرِ رپورٹ میں تین مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی صحیح طور پر خدمت کرنے اور اس کی مزید اشاعت کی توفیق بخشے اور استقامت عطا فرماوے۔

بیعت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیرِ رپورٹ میں ملک مالی اور آئیوری کوسٹ میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت ۲۴ احباب کو میسر آئی۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور دیگر سب احمدی احباب کو اپنی برکات سے متمتع فرماوے اور اسلام اور احمدیت کا صحیح نمونہ پیش کرنے اور اس کی اشاعت کرنے کی پیش از پیش توفیق بخشے۔ آمین ٭

وقفِ جدید کے وعدے اور چندہ روانہ فرمائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں کہ تمہیں خواہ کوئی فائدہ اور حکمت نظر آئے یا نہ آئے قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

(الفضل ۲۴/۶/۶۰)

وقفِ جدید سال ششم کے وعدہ جات اور وصولی قابلِ توجہ ہیں۔ آپ اپنی جماعت کے حسابات دیکھ کر کمی کو پورا فرما دیں۔ جس قدر وصولی ہو چکی ہے مرکز میں ارسال فرما دیں اور بقیہ احباب سے جلد وصولی کا اہتمام فرما دیں۔ اسی طرح وعدہ جات پر بھی نظرِ ثانی فرما کر اضافہ کی طرف قدم اٹھائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

”آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔“ (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینجر الفضل ربوہ)

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور اُن کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمن صاحب ناظم دار الافتاء ربوہ

سوال

کیا طوطا حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے نیز حلال و حرام کا اصول کیا ہے؟

جواب

اسلام نے کھانے کے لئے موزوں اور ناموزوں گوشت کی تفصیل یوں بیان کی ہے کہ

۱۔ حرام جس کا کھانا قطعی طور پر ممنوع ہے سوائے اس کے کہ اضطرار کی صورت ہو اور جان شدید خطرے سے دوچار ہو۔ اس شق میں مندرجہ ذیل گوشت آتے ہیں۔ مردار کا گوشت۔ سؤر کا گوشت۔ اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح شدہ۔ بہایا ہوا خون۔ اس ممانعت کا ذکر قرآن شریف میں بالصراحت ہے۔ فرمایا

قل لا اجد فیما اوحی الیّ محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة او دما مسفوحا او لحم خنزیر فانه رجس او فسقا اهل لغیر الله به (انعام ع)

۲۔ مکروہ تحریمی یعنی ایسا گوشت جو غیر طیّب یعنی اس میں رجس کا پہلو غالب ہے۔ روحانی اور جسمانی لحاظ سے مضر صحت ہے۔ اس وجہ سے اسلام نے اسکے استعمال کو سخت ناپسند کیا ہے۔ سوائے اسکے انسان شدید مشکلات سے دوچار ہو اور سوال یہ پیدا ہو جائے کہ آیا وہ مثلاً سؤر کا گوشت کھائے یا اس دوسری قسم کے جانور کا اور ترجیح کسے دے اس شق میں اس قسم کے جانوروں کا گوشت آتا ہے مثلاً کتا۔ ہر قسم کے درندے ریچھ۔ بندر۔ شکاری پرندے اور گدھ وغیرہ

اگر کوئی شخص حالت اضطرار سے دوچار ہو مگر اس کے لئے اپنی جان بچانے کے لئے اس انتخاب کی گنجائش ہو کہ یا تو وہ سؤر کا گوشت یا کتے ریچھ بندر وغیرہ کا تو اسے سؤر کے گوشت پر کتے کے گوشت کو ترجیح دینی چاہیئے۔ اور کتے کے گوشت پر ریچھ بندر کے گوشت کو علیٰ ہذا القیاس مضرت کے لحاظ سے ایسے جانوروں کی درجہ بندی ہوگی اس ممانعت کا ذکر حدیثوں میں بالصراحت ہے۔

۳۔ حلال مگر مکروہ تنزیہہ۔ ایسے جانوروں کا گوشت جو حلال تو ہیں لیکن اُن کے نسبتاً گندی حالت میں رہنے۔ مکروہ شکل ہونے دیر ہضم یا صحت کے لئے زیادہ مفید نہ ہونے یا بدمزہ ہونے یا تہذیب معاشرہ میں عام طور پر کسی وجہ سے ناپسند کئے جانے اور معروف کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے اسلام نے ان کے گوشت کے استعمال کو نامناسب سمجھا ہو۔ جیسے سانپ۔ گوہ۔ کچھوا۔ کوا۔ مینا۔ طوطا گندگی کھانے والی مرغی یا بھیڑ۔ خرگوش وغیرہ یہ عدم پسند درجہ بدرجہ اور حالات کے ماتحت کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود سوسمار کھانے سے اس لئے انکار فرمایا کہ مکہ والے اس کے استعمال کو ناپسند کرتے تھے۔ لیکن جن قبائل میں اسے کچھ زیادہ ناپسند کیا جاتا تھا انہیں اس کے استعمال سے منع نہیں فرمایا طوطا بھی اسی ذیل میں آتا ہے۔ عام معاشرہ میں اس کے گوشت کے استعمال کا رواج نہیں اس کا گوشت کچھ اچھا بھی نہیں ہوتا اور رنگت کے لحاظ سے یہ جانور ایک طرح جنگل کی زینت اور رونق ہے۔ اس لئے حلال ہونے کے باوجود اس کا گوشت کھانا چنداں پسندیدہ نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روایت ہے کہ "ایک دفعہ حضور سے کسی بچہ نے پوچھا کہ کیا طوطا حلال ہے۔ مطلب یہ کہ ہم طوطے کھانے کے لئے مار لیا کریں۔

"حضور نے فرمایا میاں حلال تو ہے مگر کیا سب جانور کھانے کے لئے ہی ہوتے ہیں" مطلب یہ تھا کہ خدا نے سب جانور صرف کھانے کے لئے ہی پیدا نہیں کئے بلکہ بعض دیکھنے اور دنیا کی زینت اور خوبصورتی کے لئے بھی پیدا کئے گئے ہیں (سیرۃ المہدی حصہ دوم)

بہرحال احادیث میں متفرق مواقع پر اس شق کے متعلق کافی تفصیل ملتی ہے۔

۴۔ حلال طیّب جو ہر لحاظ سے جائز صحت کے لئے مفید۔ معروف اور معاشرہ کے رواج کے مطابق ہو جیسے بکرے۔ دنبے۔ گائے کا گوشت پرندوں کا گوشت اور مختلف اقسام کی مچھلیاں وغیرہ۔

قرآن و احادیث میں متفرق مقامات پر اس حلت کے اشارے ملتے ہیں۔ نیز اصولی طور پر فرمایا

کلوا مما فی الارض حلالا طیبا۔ (بقرع)

کہ حلال طیّب اشیاء استعمال کرو۔ کیونکہ یہ صحت کے لئے مفید اور روحانیت کے لئے ممد خوراک ہے۔

سوال

قرآن مجید میں سؤر کا گوشت حرام کیا گیا ہے چربی کے لئے علیحدہ لفظ موجود ہے۔ بعض لوگوں پر چربی حرام ہوئی تھی۔ اگر چربی گوشت کا حصہ ہے تو گویا ان لوگوں پر گوشت بھی ساتھ ہی حرام تھا۔ قرآن میں آخر یہ کیوں نہ آگیا کہ سؤر مت کھاؤ جس طرح کہ مردار مت کھاؤ گوشت کا لفظ کیوں استعمال ہوا ہے؟

جواب

یہ محاورۂ کلام ہے کہ بعض اوقات جزو غالب کو قائم مقام کل کے طور پر بیان کیا جاتا ہے اور ایسا کسی خاص حکمت کے تحت ہوتا ہے سؤر کے گوشت میں چربی کی تہیں اس کے تبعاً ذکر کا باعث ہوئیں۔ ورنہ حرام دونوں ہیں، بلکہ عام فقہاء نے تو اسے نجس العین قرار دیا ہے اور اس کی ہر چیز حتیٰ کہ چمڑے ہڈیاں بال تک کو ناجائز الاستعمال کہا ہے تاہم چربی اور دوسری چیزوں کے استعمال کے بارہ میں اختلاف موجود ہے۔ چنانچہ اہل ظاہر سؤر کی چربی کو حلال مانتے ہیں صاحب روح المعانی لکھتے ہیں

اخذ داؤد و اصحابه بظاهر ه فحرموا اللحم واباحوا غيره وظاهر العطف انه حرام حرمة غيره۔

(روح المعانی ۳۶)

یعنی امام داؤد ظاہری اور ان کے متبعین نے سؤر کے گوشت کو حرام اور اس کی باقی اشیاء چربی۔ چمڑہ۔ بال۔ ہڈی وغیرہ کو حلال مانا ہے لیکن قرینہ پر عطف کا مفاد یہ ظاہر کرتا ہے کہ مردار کی طرح اس کی بھی ہر چیز حرام ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آیت میں جو لحم الخنزیر فرمایا ہے اس کے متعلق فقہاء میں اختلاف ہے کہ لحم میں چربی بھی شامل ہے یا نہیں جہاں تک لغت کا سوال ہے شحم یعنی چربی کو لحم سے الگ قسم خیال کیا جاتا ہے لیکن مفسرین کہتے ہیں لحم کے نام میں شحم شامل ہے گو مفسرین کی دلیل ذوقی ہے اور لغت والوں کی بات اس مسئلہ میں زیادہ قابل اعتبار ہے مگر اس کے باوجود میرے نزدیک سؤر کی شحم یعنی چربی جائز نہیں۔ اور اس کی دلیل میرے پاس یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ جانور کی چربی حرام اور سؤر کی حرمت اور مردہ کی حرمت ایک ہی آیت میں اور ایک ہی لفظ میں بیان کی گئی ہے۔ پس دونوں کا حکم ایک قسم کا سمجھا جائے گا لیکن سؤر کی جلد کا استعمال جائز ہوگا کیونکہ وہ کھائی نہیں جاتی جس کا گوشت حرام ہو اس کے چمڑے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہاں سؤر کے بالوں کے بنے ہوئے برش کو مکروہ کہا جائیگا کیونکہ ان کو منہ میں ڈالا جاتا ہے جو کھانے کا دروازہ ہے"۔ (تفسیر کبیر سورہ نحل ص ۲۵۷)

امانت تحریک جدید کی ضرورت

امانت تحریک میں شمولیت تو مفت کا ثواب ہے کیونکہ امانت تحریک میں حساب کھلوانے سے حساب داران جب چاہیں اپنی رقوم برآمد کروا سکتے ہیں اور ان کی جمع کردہ رقوم بفضلہٖ تعالیٰ بالکل محفوظ ہیں نیز اس طرح کفایت شعاری اور پس اندازی کے نتیجہ میں افراد جماعت نے بہت سے فوائد حاصل کئے ہیں لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ جماعت نے مجموعی طور پر اس تحریک میں حصہ نہیں لیا، اس لئے آپ کی خدمت میں بذریعہ عریضہ ہذا التماس ہے کہ آپ خود بھی امانت تحریک جدید حساب کھلوائیں نیز اپنے حلقہ میں اس کے لئے پرزور تحریک فرمائیں۔

(افسر امانت تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان) (۳)

اعلان برائے امتحان لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام دوسری ششماہی کے امتحان کے لئے کتاب لیکچر سیالکوٹ مقرر تھی لیکن اب نظارت اصلاح و ارشاد کے فیصلہ کے مطابق رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کا امتحان ہوگا۔ لیکچر سیالکوٹ کا امتحان اگلے سال کی پہلی ششماہی میں لیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

لجنات اس کتاب کے امتحان کیلئے تیاری کریں اور اگر کتاب نہ ہو تو دفتر لجنہ مرکزیہ سے یا دفتر اصلاح و ارشاد سے منگوا لیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس

سفر کرنے والے عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ایئر کنڈیشنڈ ڈائننگ کاروں میں کھانے وغیرہ کی سروس کے لئے اوقات درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	ٹرین نمبر	کھانے وغیرہ کی تفصیلات	اوقات از	اوقات تا
۱	(ا) ۷ اَپ تیزگام	(i) رات کا کھانا	۱۸ — ۵۸	۲۰ — ۲۳
		(ii) ناشتہ	۰۶ — ۲۴	۰۸ — ۲۱
		(iii) دوپہر کا کھانا	۱۲ — ۰۳	۱۴ — ۰۶
	(ب) ۸ ڈاؤن تیزگام	(i) دوپہر کا کھانا	۱۲ — ۰۴	۱۳ — ۵۴
		(ii) رات کا کھانا	۱۹ — ۱۷	۲۱ — ۴۰
		(iii) ناشتہ	۰۷ — ۱۴	۰۸ — ۳۹

گاڑیوں کے لیٹ چلنے کے علاوہ جن سٹیشنوں کے درمیان کھانے وغیرہ کے لئے جا سکتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

ٹرین	کھانا	سٹیشن
۷ اَپ	رات کا کھانا	حیدرآباد اور نوابشاہ کے درمیان
	ناشتہ	خانیوال اور منٹگمری کے درمیان
	دوپہر کا کھانا	گوجرانوالہ ٹاؤن اور گکھڑ کے درمیان
	دوپہر کا کھانا	لالہ موسےٰ اور گوجرانوالہ ٹاؤن کے درمیان
	رات کا کھانا	خانیوال اور بہاولپور کے درمیان
۸ ڈاؤن	ناشتہ	کوٹڑی اور جنگ شاہی کے درمیان

(i) عام فرسٹ اور سیکنڈ کلاس مسافروں کو اس آخری اسٹیشن سے جہاں کھانے کے اوقات شروع ہونے سے قبل گاڑی رکتی ہے۔ اس پہلے سٹیشن تک جہاں کھانے کے اوقات ختم ہو جاتے ہیں۔ ائرکنڈیشنڈ ڈائننگ کار میں کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ ان مسافروں سے ۲۰، ۳ پیسے فی کھانا، فی مسافر چارج لیا جائے گا۔ یہ سرچارج ان مسافروں سے نہیں لیا جائے گا۔ جن کے پاس ائرکنڈیشنڈ کوچ میں سفر کرنے کے ٹکٹ ہوں گے۔

(ii) عام فرسٹ اور سیکنڈ کلاس مسافروں کو کھانے کے اوقات ختم ہونے کے بعد پہلے سٹیشن سے آگے ائرکنڈیشنڈ ڈائننگ کار میں سفر کرنے کی بھی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ وہ ائرکنڈیشنڈ کے کرایہ (فرسٹ کلاس کا کرایہ بمعہ سرچارج) اور فرسٹ یا سیکنڈ کلاس کے کرایہ (جو بھی ہو) مقررہ سٹیشن سے آگے سفر کرنے کے اصل فاصلہ کے لئے فرق ادا کر دیں۔ تاہم ایسے مسافروں کو جو ائرکنڈیشنڈ ڈائننگ کار میں کھانا نہیں کھانا چاہتے۔ اس صورت میں جب کافی جگہ نہ ہو۔ کھانے کے اوقات میں ان مسافروں کے لئے جگہ دینی ہوگی۔ جو وہاں بیٹھ کر کھانا کھانے کے خواہشمند ہوں گے۔

(iii) عام فرسٹ اور سیکنڈ کلاس مسافر جو ائرکنڈیشنڈ ڈائننگ کار میں سہ پہر کی چائے پینا چاہتے ہیں۔ وہ ائرکنڈیشنڈ کرایہ فرسٹ کلاس کرایہ جمع سرچارج) اور فرسٹ یا سیکنڈ کلاس کے کرایہ میں کھانے کے اوقات کے بعد ائرکنڈیشنڈ ڈائننگ کار میں سفر کرنے والے دوسرے مسافروں کی طرح اصل فاصلہ کے لئے فرق ادا کر کے ایسا کر سکتے ہیں

(iv) مسافروں کو بستر یا کوئی سامان ائرکنڈیشنڈ ڈائننگ کار میں لے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

(v) دوسرے ڈبوں میں ڈائننگ کار سٹاف کی طرف سے ناشتہ دوپہر کا کھانا اور رات کے کھانے کی سروس کے لئے ہر شخص سے ۵۰ پیسے زائد چارج دیا جائے گا۔ یہ چارج چائے کے لئے نہیں ہے۔

(چیف کمرشل منیجر)

قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ میں مندرجہ ذیل دکانداران کاروبار کرتے ہیں احباب اپنی ضروریات کے لئے اس مارکیٹ میں تشریف لاویں۔

۱۔ افضل برادرز جنرل مرچنٹ
۲۔ شیخ قدرت اللہ صاحب کریانہ مرچنٹ
۳۔ سید محمد سلیمان ہیڈ کلرک دفتر رسالہ الفرقان
۴۔ نیک محمد صاحب افغان بوٹ فیکٹری
۵۔ محمد شفیع صاحب زیم میکر و بورڈ نویس
۶۔ عبدالمنان خانصاحب ٹیلر ماسٹر
۷۔ مرزا بشیر احمد صاحب کریانہ سٹور
۸۔ دانا محمد دین صاحب حجام
۹۔ صوفی عبدالحفیظ صاحب حجام
۱۰۔ ناصر احمد صاحب گھڑی ساز
۱۱۔ منشی عبداللطیف صاحب کاتب
۱۲۔ چوہدری عبدالکریم صاحب حلوائی
۱۳۔ عبدالرحمان صاحب جلد ساز
۱۴۔ مجید احمد صاحب فروٹ مرچنٹ
۱۵۔ صوفی محمد حسین صاحب فروٹ مرچنٹ

خاکسار:۔ قریشی محمد افضل ربوہ

اعلان نکاح

۱۔ برادرم اصغر علی صاحب اختر ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۹۳ ٹی۔ڈی۔اے تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ کا نکاح نعیمہ بشریٰ بنت الحاج مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ احمدیہ مشن گھانا کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ پر مکرم مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مورخہ ۳-۷-۶۳ کو پڑھا۔

بزرگان سلسلہ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ماجانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(ایم۔ ایس۔ اے اختر عفی عنہ۔ ربوہ)

۲۔ محمد شفیع خان آشفتہ ولد محمد شہزاد خان صاحب مولوی فاضل کا نکاح ہمراہ صادقہ بیگم بنت سخاوت حسین خان صاحب شاہجہانپوری جو کہ مکرم الطاف حسین خان صاحب شاہجہانپوری کی پوتی ہے۔ بعوض مہر مبلغ پندرہ سو روپیہ مسجد احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ میں مکرم محمد شہزادہ خانصاحب مولوی فاضل نے پڑھا۔ احباب نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

نور احمد عابد
صدر جماعت احمدیہ احمد نگر۔ ضلع جھنگ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا داماد عزیزم شیخ قدرت اللہ صاحب ریلوے برج انسپکٹر لاہور بعارضہ سِکندر بیمار ہیں۔ ایک دفعہ پہلے بھی ان پر میو ہسپتال لاہور کے بڑے ڈاکٹر نے اپریشن کیا تھا۔ لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا اسلئے اب دوبارہ اُن پر اپریشن ہو رہا ہے جو کہ پیر کے دن کے بعد اسی ہسپتال میں ہوگا۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے دعا فرماویں۔
محمد شریف پنشنر اے۔ ایس۔ سی

مکرم ڈپٹی صاحبان نے دو احباب کے نام سالہ بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ
(منیجر الفضل)

۲۔ میرا بچہ عزیزم خواجہ منیر احمد ملازمت کے سلسلہ میں جرمنی بذریعہ سمندری جہاز ۶۳-۷-۳ کو کراچی سے روانہ ہو چکا ہے۔ صحابہ حضرت مسیح الموعود و درویشان قادیان اور دوسرے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ میرے بچے کو دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے آمین
(اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل)

نیز اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔ (منیجر الفضل)

۳۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم مقبول احمد صاحب قریشی سٹینوگرافر پی۔ اے۔ ٹی۔ اے کو اللہ تعالیٰ نے بعض ضروری امور میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی نیز عزیزم ناظر احمد صاحب قریشی کو جو بغرض تعلیم حال ہی میں ولایت گئے تھے محض اپنے فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ نے شاندار کامیابی عطا فرمائی الحمدللہ۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان و احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کامیابیوں کو ہر رنگ میں مبارک کرے نیز مزید برکات کا موجب بنا دے۔ آمین یا رب العالمین
خلیل احمد قریشی بی۔ اے۔ بی۔ ایل ایل بی لاہور

اس خوشی میں مکرم خلیل احمد صاحب نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔
(منیجر الفضل)

۴۔ میرے والد مرزا محمد عظیم صاحب سینے میں شدید درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر متعدد ایکسرے لینے کے باوجود مرض کی تشخیص نہیں کر سکے اب میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت کی بحالی کے لئے دعا فرماویں۔ (مرزا منظور احمد لاہور)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کسی جہت سے کوئی کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں!

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

مسل نمبر ۱۳۳۵۴:۔ منکہ عبدالسلام ٹاک ولد خواجہ غلام محی الدین ٹاک مرحوم قوم ٹاک پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن باڑی پورہ ڈاک خانہ باڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) مکان سہ منزل نصف حصہ قیمتی تخمیناً تین ہزار روپے حدود اربعہ معہ صحن ۴ مرلہ بمقام باری پورہ (۲) کوٹھار چوبی یک منزلہ نصف حصہ قیمتی تخمیناً ڈیڑھ سو روپے حدود اربعہ ۹ فٹ چوڑا چھ فٹ لمبائی جس کی کل قیمت تخمیناً تین ہزار ایک سو پچاس روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ دو سو اسی روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔ العبد

عبدالسلام ٹاک موصی مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۳ء
گواہ شد:۔ عبدالحمید ٹاک ولد محمد اکرم ٹاک ساکن باری پورہ تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد۔
گواہ شد:۔ حکیم میر غلام محمد صدر جماعت احمدیہ باری پورہ۔ ساکن باری پورہ تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد۔

مسل نمبر ۱۳۳۵۵:۔ میں بشریٰ بیگم زوجہ عبدالسلام ٹاک قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن باری پورہ ڈاک خانہ باری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

۱۔ کڑے طلائی ۲ عدد قیمتی تین سو روپیہ وزن ۲ تولہ
۲۔ انگشتری ۱ ۱ ۱ پچہتر روپیہ ۶ ماشہ
۳۔ کانٹے طلائی ۲ قیمتی ۸۰ روپیہ ۶ ۶
۴۔ زیور نقرئی وزنی تخمیناً ۲۵ تولے قیمتی تخمیناً پچاس روپے
۵۔ حق مہر بذمہ شوہر چھ سو روپیہ۔

میزان ایک ہزار ایک سو پانچ روپے (۱۱۰۵)

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ

بشریٰ بیگم بقلم خود موصی مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۳ء
گواہ شد۔ عبدالسلام ٹاک ولد غلام محی الدین ساکن باری پورہ۔ شوہر موصیہ۔
گواہ شد۔ حکیم میر غلام محمد صدر جماعت احمدیہ باری پورہ
گواہ شد۔ عبدالحمید ٹاک ولد محمد اکرم ٹاک ساکن باری پورہ

مسل نمبر ۱۳۳۵۶:۔ منکہ ولی محمد بٹ ولد فتح علی محمد بٹ قوم مسلمان پیشہ زمینداری پینتالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن آروٹی ڈاک خانہ آروٹی ضلع اسلام آباد کشمیر۔

۱۔ میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر دوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

تفصیل جائداد ۱ زمین آبی ۴۲ کنال قیمت ۲۵۰۰/- روپیہ ۲ زمین خشک ۴۲ کنال قیمت ۳۰۰/- روپیہ ۳ مکان خام ایک عدد پانچسو روپیہ ۴ کوٹھار ایک عدد پانچ سو روپیہ ۵ درختان چنار وغیرہ ۲۰۰ عدد قیمت بارہ سو روپیہ ۶ مویشیاں دو عدد دو سو پچیس روپیہ گھوڑے دو عدد قیمت تین سو روپیہ ۸ بکری ایک عدد قیمت دو سو روپیہ میزان ۶۷۲۵/- روپیہ فقط

تحریر ۲۸ مارچ ۱۹۶۳ء العبد ولی محمد بٹ
دستخط گواہ نمبر ۱۔ محمد جمیل بٹ ولد محمد عظیم ساکن آروٹی تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد کشمیر۔ دستخط گواہ شد حکیم میر غلام محمد صدر جماعت احمدیہ باڑی پورہ ساکن باڑی پورہ ضلع اسلام آباد

مسل نمبر ۱۳۳۵۷:۔ منکہ مسماۃ مالی جانو زوجہ ولی محمد صاحب بٹ قوم مسلمان پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن آروٹی ڈاک خانہ آروٹی ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر۔

(۱) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نوٹ۔ تفصیل جائداد ۱ چاندی ۲۵ تولہ قیمت ۵۰/- روپیہ ۲ گائے ایک عدد قیمت ایک صد پچیس روپیہ ۳ ایک عدد بچھڑا قیمت ایک سو پچیس روپیہ ۴ مرغ ۱۱ عدد قیمت ۳۰/- روپیہ ۵ حق مہر مبلغ دو صد روپیہ جو کہ بذمہ شوہر ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں فقط تحریر ۲۸ مارچ ۱۹۶۳ء

نشان انگوٹھا موصیہ مسماۃ مالی جانو زوجہ ولی محمد صاحب بٹ ساکن آروٹی کشمیر۔ گواہ شد خاوند موصیہ ولی محمد بٹ ولد علی محمد بٹ ساکن آروٹی تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد
گواہ شد حکیم میر غلام محمد صدر جماعت احمدیہ باری پورہ تحصیل کولگام کشمیر۔

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۹ جولائی۔ صدر ایوب نے کل مغربی طاقتوں کو متنبہ کیا کہ بھارت کو دھڑا دھڑ اسلحہ مہیا کرنے کے متعلق ان کی پالیسی ایشیا کے چھوٹے ملکوں کو اپنی سلامتی کی خاطر چین سے امداد طلب کرنے پر مجبور کر دے گی صدر ایوب نے کہا کہ بھارت کو مسلسل فوجی امداد دے کر مغربی طاقتیں چین کے موقف کو مضبوط بنا رہی ہیں اور اس طرح عملاً اشتراکیت کی نشو و نما میں مدد دے رہی ہیں صدر نے کہا مغربی طاقتوں اور روس کو اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیئے کہ چھوٹے ایشیائی ملک کبھی بھارت کی پناہ حاصل کریں گے۔ چھوٹی طاقتیں حیدر آباد، جوناگڑھ، کشمیر اور گوا میں بھارتی کردار سے بخوبی آگاہ ہیں انہیں بھارتی رہنماؤں کی تنگ دلی کا تلخ احساس ہے اور وہ بھارت پر کبھی اعتماد نہیں کریں گی۔

راولپنڈی کنونشن مسلم لیگ نے آج شام ایوب پارک میں صدر کے اعزاز میں استقبالیہ دیا اس موقعہ پر سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے صدر نے پاکستانی عوام سے بالعموم اور اپنی پارٹی کنونشن مسلم لیگ کے ارکان سے بالخصوص یہ اپیل کی کہ وہ پاکستان میں پانچویں کالم کے خلاف نبرد آزما ہو جائیں صدر نے کہا اگر کسی ملک نے پاکستان پر حملہ کیا تو ہماری فوج دشمن سے بخوبی نپٹ لے گی لیکن قوم کو بڑا خطرہ ان عناصر سے لاحق ہے جو نظریہ پاکستان کے مخالف تھے۔

راولپنڈی ۹ جولائی۔ امریکہ کے سرکاری حلقوں نے پاکستان اور چین کے مجوزہ فضائی معاہدہ پر جو اعتراضات کئے ہیں پاکستان میں ان کی شدید مذمت کی گئی ہے سیاسی لیڈروں اور کارکنوں کا عام ردعمل یہ ہے کہ پاکستان اپنے قومی مفادات کو امریکی مصلحتوں پر قربان نہیں کریگا اور وہ اپنی آزادی و خود مختاری پر آنچ نہیں آنے دے گا نمائندہ نوائے وقت کی اطلاع کے مطابق امریکی حکومت کی جانب سے پاکستان کے داخلی امور میں مداخلت کے خلاف لندن کے پاکستانی حلقوں میں بھی سخت ناراضگی پائی جاتی ہے امریکی حکومت نے پاکستان اور چین میں فضائی رابطہ کی تجویز پر جس ناراضگی کا اظہار کیا ہے اس نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔

● - نئی دہلی ۹ جولائی۔ ایک امریکی گولہ بارود بنانے والا کارخانہ جلد ہی لوئیس ول سے بھارت منتقل کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد مغربی جرمنی سے بھی ایک گولہ بارود تیار کرنے والا کارخانہ بھارت منتقل کر دیا جائے گا ان کارخانوں میں ان خود کار ہتھیاروں کے لئے گولہ بارود تیار ہوگا جو حال ہی میں بھارت کو دیئے گئے ہیں یہ کارخانے راڈار اور مواصلات کے آلات کے علاوہ ہوں گے جو بھارتی فضائیہ اور بری فوج کو مضبوط بنانے کے لئے بھارت بھیجے جا رہے ہیں امریکہ بھارتی ہوابازوں کو آواز سے تیز رفتار طیارے چلانے کی تربیت دینے پر بھی آمادہ ہو گیا ہے تاکہ بھارت کی اس خواہش کی تکمیل ہو سکے کہ اس کا آواز سے تیز رفتار طیاروں کا اپنا دستہ ہو اور بھارتی ہواباز انہیں چلائیں۔

● - رنگون ۹ جولائی۔ امریکہ جلد ہی بھارت میں راکٹ چھوڑنے کے اڈے قائم کرے گا اور اس قسم کا ایک اڈہ جنوبی بھارت میں صوبہ کیرالہ کے ایک مقام پر قائم کیا جائے گا یہ بات ایک برمی صحافی زوانا نے بتائی ہے جس کے دورہ بھارت کے تاثرات برطانوی اخبار "مرر" میں شائع ہوئے ہیں۔

● - نئی دہلی ۹ جولائی۔ آل انڈیا ریڈیو نے آج کل ایک گانا نشر کرنا شروع کر دیا ہے جس میں بھارت لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ تبت پر حملہ کر کے اسے بھارت میں مدغم کر لیں۔ گانے میں عوام کو اس امر پر ابھارا گیا ہے کہ وہ جنگ کر کے چین سے تبت کا علاقہ چھین لیں۔

● - کراچی ۹ جولائی۔ روس کی ریڈ کراس سوسائٹی اور ہلال احمر سوسائٹیوں نے مشرقی پاکستان کے طوفان سے متاثرہ افراد کے لئے تقریباً ۷۰ ہزار روپے کی مالیت کی ادویہ اور دوسرا سامان دیا ہے اس میں تین ہزار گز کپڑا بھی شامل ہے یہ تمام سامان چند روز میں ڈھاکہ پہنچ جائے گا اور ریڈ کراس سوسائٹی اسے متاثرہ افراد میں تقسیم کر دے گی۔

● - لاہور ۹ جولائی۔ مغربی پاکستان اسمبلی کی چاروں خاتون ارکان تیرہ جولائی کو ایوان میں ایک مشترکہ قرارداد پیش کریں گی جس میں اس قرارداد کو منسوخ کرنے کی سفارش کی جائے گی جو اسمبلی نے گذشتہ دنوں منظور کی تھی اور جس میں مرکزی حکومت سے کہا گیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے عائلی قوانین کے آرڈیننس کو منسوخ کر دے۔

● نیویارک ۹ جولائی۔ نیویارک ٹائمز نے کہا ہے کہ آئندہ میں ایک ایسا عظیم واقعہ جو دور حاضرہ کی تاریخ کا رخ تبدیل کر کے رکھ دے گا رونما ہوگا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ ماسکو میں مغربی ملکوں کے سفیر اور مبصر یہ یقین رکھتے ہیں کہ خروشچیف روس اور چین کی مصالحت کے بارے میں مایوس ہیں اور مغربی بلاک سے جلد سے جلد مصالحت کے خواہشمند ہیں۔ آئندہ ہفتہ ماسکو میں ایٹمی تجربات پر پابندی کے معاہدہ کی سہ فریقی بات چیت ہوگی اگر یہ بات چیت کامیاب ہو گئی اور ایٹمی تجربات پر پابندی کا معاہدہ ہو گیا تو دوسرے اہم مسائل پر بھی سمجھوتہ کا امکان پیدا ہو جائے گا اور ان مسائل کے تصفیہ کے بعد دونوں بلاکوں کے درمیان کشیدگی کی کوئی وجہ نہیں ہوگی۔

● چندی گڑھ ۹ جولائی۔ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ وہ بھارت کی وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے اس وقت استعفیٰ دیں گے جب وہ یہ محسوس کریں گے کہ انہیں ریٹائر ہو جانا چاہیئے پنڈت نہرو نے جو جلسہ عام میں تقریر کر رہے تھے کہا کہ میرے استعفیٰ کا فیصلہ کرنا حزب اختلاف کا نہیں۔ عوام کا کام ہے۔ پنڈت نہرو نے اپنی پچاس سالہ خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ابھی ملک کو میری خدمات کی مزید ضرورت ہے اور وہ وقت نہیں آیا کہ میں استعفیٰ دیدوں جب بھی مجھے ہو گیا کہ میری خدمات کے بغیر بھی ترقی کر سکتا ہے میں خود مستعفی ہو جاؤں گا یہ صحیح ہے کہ ملک کی خدمت کا ذریعہ وزارت عظمیٰ کی کرسی ہی نہیں۔ لیکن قوم کو عین دریا کے بیچ میں چھوڑ کر اپنی ذمہ داریوں سے فرار اختیار کرنا بھی تعریف کی بات نہیں بلکہ غداری کی بات ہوگی۔

بیروت ۹ جولائی۔ شام کے وزیر دفاع اور فوج کے چیف آف سٹاف میجر جنرل زیاد الحریری کو ان کے عہدہ سے سبکدوش اور جلاوطن کر دیا گیا ہے۔ میجر جنرل زیاد الحریری کل صبح دمشق سے بذریعہ طیارہ پیرس روانہ ہو گئے ان کی روانگی کے بعد انقلابی کونسل کا اعلامیہ جاری کیا گیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ زیاد الحریری کو وزیر دفاع اور فوج کے چیف آف سٹاف کے عہدہ سے سبکدوش کر دیا گیا ہے مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی نے قاہرہ سے خبر دی ہے کہ زیاد الحریری کو شامی سفارت خانہ میں ایک عہدہ دیا گیا ہے اور وہ یہ عہدہ سنبھالنے کے لئے کل صبح پیرس روانہ ہو گئے۔ انہیں وزیر اعظم صلاح الدین بیطار نے ہوائی اڈے پر رخصت کیا۔ سیاسی حلقوں نے کہا ہے کہ زیاد الحریری کا پیرس جانا جلاوطنی کے مترادف ہے۔

جکارتا ۹ جولائی۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو نے کہا ہے کہ ۳ جولائی کو منیلا میں ملایا۔ فلپائن اور انڈونیشیا کے سربراہوں کی کانفرنس کے انعقاد پر انڈونیشیا رضامند ہو گیا ہے۔

● راولپنڈی ۹ جولائی۔ وزیر تعلیم فضل القادر چوہدری نے پاک چین فضائی رابطہ کے مجوزہ معاہدہ پر امریکی افسر رچرڈ فلپ کے احتجاجی بیان کی مذمت کی ہے وزیر تعلیم نے کہا کہ پاکستان دوسرے آزاد ملکوں کی طرح اپنی خارجہ پالیسی اور بین الاقوامی تعلقات کے بارے میں آزادی سے فیصلے کر سکتا ہے۔ اور پاکستان کسی بھی بیرونی دباؤ کے تحت اپنے قومی مفاد کو پس پشت نہیں ڈالے گا۔ ہم اپنی آزادی سے دستبردار ہونے کے مقابلہ میں مرجانا بہتر سمجھتے ہیں۔ ہم ہر صورت میں خود مختاری باقی رکھیں گے۔ خواہ اس کے لئے ہمیں کیسی ہی تکلیفوں کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے امریکی محکمہ خارجہ کے افسر رچرڈ فلپ نے اپنے اپنے بیان میں پاکستان اور چین کے فضائی رابطہ کے مجوزہ معاہدہ پر تشویش کا اظہار کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ یہ معاہدہ آزاد دنیا کے استحکام و اتحاد کی دیوار میں ایک منحوس شگاف ہوگا۔

● شورکوٹ ۹ جولائی۔ گذشتہ روز بیال گرمی کی شدت سے ایک مرد اور ایک جوان لڑکی ہلاک ہو گئی چک ۲۲۲ کا ایک شخص شادی اپنے گھر جا رہا تھا کہ گرمی کی شدت کے باعث راستے میں ہی ہلاک ہو گیا۔ چک نمبر ۳۲ میں ایک جوان سال لڑکی گرمی کی شدت سے ہلاک ہو گئی وہ گھر کے کام کاج میں مصروف تھی کہ اچانک اس کا دل گھبرانے لگا۔ اس نے اپنی والدہ سے پانی مانگا اور چند لمحوں بعد جاں بحق ہو گئی۔

مبلغ بورنیو مکرم مرزا محمد ادریس صاحب واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۹ جولائی۔ مبلغ بورنیو مکرم مرزا محمد ادریس صاحب وہاں دس سال سے زائد عرصہ تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مع اہل و عیال کل شام جناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے بہت سے احباب نے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر نہایت پرخلوص طور پر آپ کا خیر مقدم کیا احباب نے مصافحہ و معانقہ کرنے کے بعد آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو بیش از پیش خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الجامعۃ الاحمدیہ کا نتیجہ

اب ۱۵ جولائی کو نکلیگا

بعض وجوہات کی بناء پر الجامعۃ الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات کے نتائج جو آج کے پرچہ میں شائع ہونے تھے تیار نہیں ہو سکے اس لئے نتائج اب ۱۵ جولائی کو شائع ہوں گے۔

پرنسپل الجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵